

امام عبد بن حمید اپنی مسند میں جابر بن عبد اللہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک روز قریش جمع ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے: اس شخص کو دیکھو؛ جو کھانت، شعر گوئی اور جادوگری میں سب سے آگے ہے۔ اس نے ہماری قوم میں تفرقہ ڈالا ہے اور ہمارے سارے کام بگاڑ کر رکھ دیے ہیں۔ ہمارے دین اور معبودوں کو بُرا کہتا ہے۔ اس کے علاوہ اس شخص کو بھی دیکھو جو ایسے شخص کی طرف کھینچا چلا جا رہا ہے۔ ایک دوسرے سے یہ سن کر بولے کہ ہم تو کسی ایسے شخص کو عتبہ بن ربیعہ کے سوا نہیں جانتے جو اس کی طرف مائل ہو یا اس سے ہم کلام ہو سکتا ہو۔ یہ سن کر وہ بولے؛ وہ شخص اے ابو ولید تم ہو۔ اس کے بعد عتبہ ولید کو لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس گیا۔ اور آپ ﷺ سے کہا؛ اے محمد ﷺ کیا آپ اپنے آپ کو ام عبد اللہ سے بہتر سمجھتے ہو؟ یہ سن کر آپ خاموش رہے، تو اس نے آپ ﷺ سے کہا کیا آپ اپنے آپ کو ام عبد المطلب سے بہتر سمجھتے ہو؟ جب اس پر بھی آپ خاموش رہے تو وہ بولا، میرے خیال میں آپ ایسے نہیں ہیں جو اپنے بزرگوں سے محبت نہ کرتے ہوں۔ پھر اگر آپ اپنے ان بزرگوں سے محبت کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ان سے بہتر بھی نہیں سمجھتے، تو پھر انہیں معبودوں کو کیوں نہیں مانتے جنہیں آپ کے یہ بزرگ اپنا معبود سمجھتے ہیں؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے دعویٰ نبوت سے آپ کی قوم میں پھوٹ پڑ گئی ہے، ہمارے کام بگڑ رہے ہیں، ہمارا آبائی دین معیوب سمجھا جانے لگا ہے۔ غیر عرب کہنے لگے ہیں کہ عربوں میں ایک بہت بڑا کاہن اور مجنوں پیدا ہو گیا ہے۔ اتنا کہہ کر وہ آپ کے جواب کا انتظار کرنے لگا، پھر بولا، اگر تمہیں روپیہ پیسے اور مال و دولت کی خواہش ہو تو ہم تمہارے قدموں میں اس کے انبار لگا دیں گے۔ اگر تم اقتدار چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا حاکم بنانے کے لئے بھی تیار ہیں۔ اگر تم عرب کی خوبصورت دوشیزہ سے مناکحت کرنا چاہتے ہو تو وہ بھی ہم تمہارے لئے فراہم کر سکتے ہیں۔ بلکہ ایسی دس لڑکیاں جمع کر دیں گے۔ آخر تم کچھ کہو تو سہی تم چاہتے کیا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی اس طویل گفتگو کو سن کر ارشاد فرمایا: کیا تم سب کچھ کہہ چکے؟ اس نے جواب دیا، جی ہاں مجھے جو کچھ کہنا تھا میں کہہ چکا: یہ سن کر حضرت نبی کریم ﷺ نے سورہ حم السجدہ کی تلاوت شروع کی، شروع سورت سے ۱۳ آیتیں تلاوت فرمائیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے ”حم، یہ کلام رحمن رحم کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے۔ یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں صاف صاف بیان کی گئی ہیں، یعنی ایسا قرآن ہے جو عربی

زبان میں ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے (نافع) ہے جو دانشمند ہیں بشارت دینے والا ہے، (اور نہ ماننے والوں کے لئے) ڈرانے والا ہے، سوا کثر لوگوں نے (اس سے) روگردانی کی پھر وہ (بوجہ اعراض کے) سنتے ہی نہیں۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ جس بات کی طرف آپ ہم کو بلاتے ہیں ہمارے دل اس سے پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں (ڈاٹ) لگی ہوئی ہے۔ اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک حجاب ہے سو آپ اپنا کام کئے جائے ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ میں بھی تم ہی جیسا بشر ہوں مجھ پر یہ وحی نازل ہوئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ سوا اس (معبود برحق) کی طرف سیدھ باندھ لو اور اس سے معافی مانگو، اور ایسے مشرکوں کے لئے بڑی خرابی ہے، جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہی رہتے ہیں۔ (اور برخلاف ان کے) جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک کام کئے، ان کے لئے (آخرت میں) ایسا اجر ہے، جو (کبھی) موقوف ہونے والا نہیں۔ آپ فرمائے کہ کیا تم ایسے خدا (کی توحید) کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو (باوجود اتنی وسعت کے) دو روز میں پیدا کر دیا اور تم اس کے شریک ٹھراتے ہو یعنی سارے جہاں کا رب ہے۔ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنادئے۔ اور اس (زمین) میں فائدہ کی چیز رکھ دی۔ اور اس میں (اس کے رہنے والوں) کی غذائیں تجویز کر دیں۔ چار دن میں (ہوا جو شمار میں) پورے ہیں پوچھنے والوں کے لئے، پھر آسمان کے (بنانے) کی طرف توجہ فرمائی، اور وہ (اس وقت) دھواں سا تھا، سوا اس سے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آویاز بردستی سے دونوں نے عرض کیا ہم خوشی سے حاضر ہیں۔ سو دو روز میں اس کے سات آسمان بنادئے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب اپنا حکم (فرشتوں) کو بھیج دیا اور ہم نے اس قریب والے آسمان کو ستاروں سے زینت دی اور (استراق شیطین) سے اس کی حفاظت کی، یہ تجویز ہے (خدائے) زبردست واقف الکل کی۔ پھر اگر (دلائل توحید سن کر بھی) یہ لوگ (توحید سے) اعراض کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تم کو ایسی آفت سے ڈراتا ہوں جیسی عاد و ثمود پر (شرک و کفر کی بدولت) آفت آئی تھی، جب اس نے یہ کلام ربانی سنا تو بولا۔ آپ کو کچھ اور بولنا ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ عتبہ یہاں سے اٹھا اور کفار قریش کے پاس چلا گیا۔ قریش نے اس سے پوچھا کہو کیا کچھ کام ہوا۔ عتبہ بولا نہیں میں نے اس سے بہت سوالات کئے لیکن وہ خاموش رہے۔ پھر میں نے انہیں مال و دولت ہر چیز کی پیش کش کی لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ آخر پر میں ان سے سوائے اس کے کچھ نہ سمجھا کہ اگر ہم نے ان کی بات کو ماننے

سے انکار کیا تو ہم پر بھی قوم عاد و ثمود کی طرح بجلی کا عذاب نازل ہو جائے گا۔ اہل قریش نے عتبہ سے یہ سن کر کہا: کمبخت! کیا وہ عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں بات کر رہے تھے؟ جو تو ان کی بات سمجھ نہ سکا یا تو عربی زبان سے ناواقف ہے؟ اس پر بھی عتبہ نے یہی کہا کہ ویسے تو عربی زبان میں ہی بات کر رہا تھا مگر مجھے یہی بات سمجھ میں آئی کہ ہم پر قوم عاد و ثمود کی طرح کوئی عذاب نازل ہونے والا ہے۔ اس وقت ابو جہل بھی وہاں آ گیا اور کہنے لگا کہ قریش عتبہ کو بے شمار مال و دولت دے سکتے ہیں جس سے وہ محمد ﷺ کی خاطر تواضع اور ان کے پیش کردہ کھانوں کا مزہ بھول جائے گا۔ ابو جہل کی زبانی یہ باتیں سن کر عتبہ کو غصہ آیا اور اس نے قسم کھا کر کہا کہ وہ اس کے بعد آپ کے پاس کبھی نہیں جائے گا۔ اور ابو جہل سے کہا کہ خود اس کے پاس قریش کے اکثر لوگوں سے زیادہ مال و دولت ہے اسلئے اسے مال و دولت کی پرواہ نہیں۔ ساتھ میں ابو جہل سے کہا کہ وہ محمد ﷺ کی طرف مائل ہوایا نہیں ہوا تاہم اسے آپ کی باتوں سے اتنا ضرور معلوم ہو گیا کہ آپ جادوگر ہیں نہ مجنوں اور نہ شاعر جہاں تک آپ ﷺ کی عاد و ثمود کی طرح قریش پر عذاب کی پیش گوئی کا تعلق ہے تو سارے قریش جانتے ہیں کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اس کے بعد عتبہ بولا اسی لئے وہ آپ کی زبان سے قریش پر عذاب کا نام سن کر ڈر گیا ہے۔ ایک اور موقع پر عتبہ نے لوگوں سے کہا کہ اگر تم مجھے اجازت دو تو میں محمد ﷺ سے بات کرتا ہوں اس پر لوگوں نے کہا اے ابوالولید اس سے بہتر کیا ہوگا، چنانچہ عتبہ گیا اور وہی پیش کش پھر کی اور کچھ پیش کشوں میں اضافہ بھی کیا۔ لیکن حضور ﷺ نے ہر دفعہ عتبہ کو قرآن پاک کی مذکورہ آیات سنانے پر ہی اکتفا کیا۔ آخر کار عتبہ نے لوگوں سے کہا کہ آپ ﷺ اسے سچے معلوم ہوتے ہیں اور جو کلام اس نے آپ سے سنا ہے وہ نہ تو شعر ہے اور نہ کہانت اور نہ ہی نعوذ باللہ اختلال دماغ میں مبتلا ہیں۔ عتبہ نے لوگوں سے یہ بھی کہا کہ وہ اپنی ذات کے لئے کچھ بھی نہیں چاہتے۔ اگر وہ کامیاب ہوتے ہیں تو ان کا ملک تمہارا ملک ہوگا اور ان کی ساری خوشحالیاں اور خوش نصیبیاں سارے عربوں کے حصہ میں آئیں گی۔ عتبہ کی ان باتوں کو سن کر لوگوں نے کہا کہ ہم قسمیہ کہہ سکتے ہیں کہ اس نے اپنی باتوں سے تم پر جادو کر دیا ہے۔ یہ سن کر عتبہ وہاں سے چلا گیا۔ بیہقی نے لکھا ہے کہ ایک موقع پر عتبہ نے یہ بھی کہا تھا کہ میرا اس پر ایمان لانا کچھ حیرت انگیز بات نہیں ہوگی۔ مگر عتبہ کا ایمان لانا ثابت نہیں ہے۔

حضرت حمزہؓ کا اسلام ایک روز رسول اللہ ﷺ کوہ صفا کی طرف سے گزر رہے تھے اتفاق سے ابو جہل بھی اس

طرف سے آنکلا آپ کو دیکھ کر بہت کچھ سخت و سست کہا۔ مگر آپ نے ابو جہل کی ناشائستہ کلمات کا کوئی جواب نہیں دیا، اور تشریف لے گئے۔ عبداللہ بن جدعان کی باندی یہ تمام واقعہ دیکھ رہی تھیں اتنے ہین میں حضرت ہمزہ شکار سے اپنا تیر کمان لئے ہوئے واپس آئے عبداللہ بن جدعان کی باندی نے حضرت ہمزہ کو دیکھ کر کہا اے ابوعمارہ کاش تم اس وقت موجود ہوتے جب ابو جہل تمہارے بھتیجے کو نہایت سخت اور سست اور نازیبا نہ کلمات کہہ رہا تھا سنتے ہی حضرت ہمزہ کی حمیت اور غیرت جوش میں آگئی وہیں سے ابو جہل کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ حضرت ہمزہ کا یہ معمول تھا کہ جب شکار سے واپس آتے تو سب سے پہلے حرم میں حاضر ہوتے اس معمول کے مطابق حرم میں پہنچے، دیکھتے کیا ہے کہ ابو جہل قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا ہے پہنچتے ہی اس کے سر پر زور سے کمان ماری کہ سر زخمی ہو گیا اور کہا تو محمد ﷺ کو گالیاں دیتا ہے میں خود ان کے دین پر ہوں بعض حاضرین مجلس نے چاہا کہ ابو جہل کی حمایت کے لئے کھڑے ہوں لیکن ابو جہل نے خود ہی سب کو روک دیا اور کہا آج میں نے ان کے بھتیجے کو بہت سخت سست کہا ہے ہمزہ کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ بعض حاضرین مجلس نے حضرت ہمزہ سے مخاطب ہو کر یہ کہا اے ہمزہ کیا تم صابی بے دین ہو گئے ہو حضرت ہمزہ نے فرمایا مجھ پر رسول اللہ ﷺ کی حقانیت اور صداقت خوب منکشف ہو گئی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو آپ فرماتے ہیں وہ سراسر حق ہے میں کبھی اس سے باز نہ آؤں گا تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو، ہمزہ یہ کہہ کر گھر واپس آئے۔ اور شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ اے ہمزہ تم قریش کے سردار ہو تم نے اس صابی کا کیسے اتباع کیا اور اپنے آبا و اجداد کا دین کیوں چھوڑ دیا اس سے مرجانا بہتر ہے جس سے ہمزہ کچھ تردد اور اشتباہ میں پڑ گئے۔ حضرت ہمزہ فرماتے ہیں میں نے اللہ جل شانہ سے دعا مانگی ”اے اللہ اگر یہ ہدایت ہے تو اس کی تصدیق میرے قلب میں ڈال دے۔ ورنہ اس سے نکلنے کی کوئی صورت پیدا فرما۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ تمام شب اسی نیچنی اور اضطراب میں گزری ایک لمحہ کے لئے بھی آنکھ نہ لگی جب کسی طرح یہ اضطراب اور بے چینی رفع نہ ہوئی تو حرم میں حاضر ہوا اور نہایت تضرع اور زاری سے دعا مانگی اے اللہ میرا سینہ حق کے لئے کھول دے، اس شک اور تردد کو دور فرما۔ دعا ابھی ختم نہ کرنے پایا تھا یکنخت تمام خیالات باطلہ میرے قلب سے صاف ہو گئے اور دل اذعان اور ایقان سے لبریز ہو گیا۔ صبح ہوتے ہی آنحضرت ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ عرض کیا اور اسلام پر قائم اور ثابت رہنے کی دعا

فرمائی۔ مستدرک حاکم میں ہے کہ حضرت ہمزہ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ کہا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق آپ یقیناً سچے نبی ہیں تصدیق کرنے والے اور پہچاننے والے کی سی گواہی دیتا ہوں اے میرے بھتیجے آپ اپنے دین کو علی الاعلان ظاہر فرمائیں خدا کی قسم مجھ کو دنیا و مافیہا بھی ملے تب بھی آپ کا دین چھوڑ کر آبائی دین اختیار نہیں کروں گا..... جاری

مفتی محمد عنایت اللہ القاسمی امام و خطیب مرکزی جامع مسجد تالاب کھٹیکاں جموں